مرکز تعلیم وتحقیق

گلشن تعلیم، موٹروے چوک، H-15، اسلام آباد

دار الإفتاء


بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ 05/28/2025

فتوی نمبر 98

**سوال:** "Worker's Profit Participation Fund" کا شرعی حکم

(ماجد لطیف بھٹی: اسلام آباد)

**جواب: الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین اما بعد:**

"Workers' Profit Participation Fund" ملازمین کا ایک قانونی حق ہے، اور کمپنی اس فنڈ کی ادائیگی کی قانونی طور پر پابند ہے۔ البتہ اس مسئلے میں دو صورتیں ممکن ہیں، جن کی وضاحت درج ذیل ہے:

**پہلی صورت:** اگر ملازمین کو یہ اختیار حاصل ہو کہ وہ جب چاہیں فنڈ کی رقم نکلوا سکتے ہیں، تو ایسی صورت میں یہ رقم ملازمین کی ملکیت شمار ہوگی۔ لہٰذا 2.5% کا منافع حاصل کرنا شرعاً جائز نہیں ہوگا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں ملازم اس فنڈ کا مالک بن جاتا ہے، لہٰذا اس رقم کی حیثیت قرض کی ہوگی، اور قرض پر منافع لینا شرعاً جائز نہیں۔

**دوسری صورت:** اگر ملازمین کو دورانِ ملازمت یہ رقم لینے کا اختیار حاصل نہ ہو، اور یہ مکمل طور پر کمپنی کے قبضے اور تصرف میں ہو، تو ایسی صورت میں کمپنی کی جانب سے جو منافع یا اضافہ دیا جا رہا ہے، اس کا لینا جائز ہوگا۔ جبکہ اس صورت میں، ملازم نہ اس فنڈ کا مالک ہوتا ہے اور نہ ہی اسے اس پر کسی قسم کا تصرف یا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ فنڈ کمپنی کی جانب سے ملازمین کے لیے تبرع (رضاکارانہ عطیہ) اور انعام کے طور پر شمار ہوگا، اور ایسی صورت میں ملازمین کے لیے اس کا لینا شرعاً جائز ہے۔

**حوالہ جات:**

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوا۟ ٱلرِّبَوٰٓا۟ أَضْعَٰفًا مُّضَٰعَفَةً ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ: آل عمران(130)

عن فضالة بن عبيد صاحب النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: " كل قرض جر منفعة فهو وجه من وجوه الربا()أخرجه البيهقي في الكبرى (5/ 571) «برقم (10933)، ط .دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الثالثة، 1424 هـ = 2003م)

اذا كان فعل الإمام مبنيا على المصلحة فيما يتعلق بالأمور العامة لم ينفذ أمره شرعا إلا إذا وافقه فإن خالفه لم ينفذ۔(وفی السنن الكبرى للبيهقي وفي ذيله الجوهر النقي (ج 6 / ص 166)

کتبہ: **مفتی ناصر سیماب**

رفیق دار الافتاء مرکز تعلیم و تحقیق اسلام آباد

مفتی وصی الرحمٰن

رفیق دار الافتاء مرکز تعلیم و تحقیق اسلام آباد

ڈاکٹر حافظ حبیب الرحمٰن

رئیس دار الافتاء مرکز تعلیم و تحقیق اسلام آباد